AL-MISBAH
RESEARCH JOURNAL

Al-Misbah, **Vol. 2, No. 4**(2022),67-84
https://almisbah.info/

سامی ادیان میں تصورِ نزولِ مسیح کا تقابلی جائزہ

A COMPARATIVE ANALYSIS OF THE CONCEPT OF CHRIST'S DESCENT IN SEMITIC RELIGIONS

*Murad Ahmad
**Weqas Khan

ABSTRACT

In the light of the Qur'an, Sunnah, and the consensus of the Ummah, Muslims believe that Messiah (peace be upon him) was raised to heaven alive. He will descend to earth again near the Day of Judgment. He will establish justice, and promote and spread the religion of Muhammad (peace be upon him). The greatest temptation near the Day of Judgment, the temptation of Dajjal, will be ended up at his hands. Even in Christianity, the concept of the descent of Jesus (peace be upon him) exists because it has been mentioned repeatedly in the Bible. However, there are differences between Islam and Christianity regarding the resurrection of Jesus. Christians believe that he has been killed by hands of The Jews on cross. And that he has been resurrected and raised to heaven. While the clear evidence in the Qur'an and the Sunnah is that the Jews had not succeeded in their evil purpose. Therefore, the Jews consider Dajjal to be their Messiah who will end up the troubles and will fight for the exaltation of Judaism. And that with him all the Jews, living or dead, will gather in Jerusalem and join his army and fight against all religions except the Jews.

Key words: Christ's Descent, Semitic Religions.

تمہید

عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں مسلمانوں کا عقیدہ اور ان کے جذبات دیگر انبیاء سابقین سے مختلف ہیں۔ وہ سیدنا یسوعِ مسیح علیہ السلام کو صرف انبیاء سابقین میں شمار نہیں کرتے بلکہ یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ وہ ابھی تک آسمانوں پر حیاتِ دنیوی کے ساتھ موجود ہے۔ قیامت سے قبل دنیا میں نازل ہو کر امتِ امسلمہ کے آخری دور کی قیادت فرمائیں گے اور دجال کو قتل کر کے دنیا میں اللہ تعالیٰ کی بادشاہت اور آسمانی تعلیمات کی حکمرانی قائم کریں گے۔ الغرض قرآن وحدیث نے آخر زمانہ میں آنے والے مسیح موعود عیسیٰ علیہ السلام کی تعیین اور اس میں پیدا ہونے والے ہر التباس واشتباہ کو رفع کرنے کے لیے اس قدر اہتمام فرمایا کہ اس سے زیادہ اہتمام عادتاً ناممکن ہے۔ دینِ اسلام کی طرح عیسائیت اور یہودیت میں بھی تصورِ نزول مسیح پایا جاتا ہے۔ اس بحث میں اسلام، عیسائیت اور یہودیت میں پائے جانے والے تصورِ مسیح کا تقابلہ جائزہ پیش کیا جائے گا کیونکہ ان میں سے ہر مذہب وملت والوں کا دعوی یہ ہے کہ قربِ قیامت میں مسیح لوگوں کا مسیحہ بن کر زمین پر اترے گا۔ دنیا میں جتنی بھی باطل ادیان ہیں، ان کا خاتمہ کر کے دینِ حق کی احیاء کے جدوجہد کرے گا، ظلم وجور کا قلع قمع کر کے عدل وانصاف قائم کرے گا۔ ظالموں کا کمر توڑ کر مظلوموں کی فریادرسی کرے گا۔

---

* Ph.D. Scholar, Department of Islamic Studies, AWKUM Mardan.
** Ph.D. Scholar, Department of Islamic Studies, AWKUM Mardan.

ISSN-Online: 2790-8828
ISSN-Print: 2790-881X

مسیح کا لغوی مفہوم

ابن منظور فرماتے ہیں: کہ مسیح مَسَحَ یَمسَحُ سے مشتق ہے اور مسح کا معنی کسی بہنے والے یا گندے چیز پر ہاتھ پھیرنا تاکہ صاف ہو جائے جیسا کہ سر سے پانی پونچھنا، پیشانی سے پسینہ پونچھنا وغیرہ۔[1] قرآن مجید میں ارشاد ہے:

"وَامْسَحُوا بِرُؤُسِكُمْ"[2]

"اپنے سروں پر ہاتھ پھیرو۔"

اس معنی میں یہ قرآن مجید میں بھی آیا ہے۔ ارشاد خداوندی ہے:

"فَطَفِقَ مَسْحاً بِالسُّوقِ وَالْأَعْنَاقِ"[3]

"تو وہ ان کی پنڈلیوں اور گردنوں پر ہاتھ پھیرنے لگا۔"

ایک حدیث میں وارد ہے:

"انه تمسح وصلى"[4]

"اس نے وضوء کیا اور نماز پڑھی۔"

وضوء کرنے والے کے لیے کہا جاتا ہے "قد تمسَّحَ" پس اس لحاظ سے ہاتھ پھیرنے اور دھونے کو مسح کہتے ہیں۔ حدیث میں ہے: "لما مسحنا البيت احللنا"[5] یعنی ہم نے طواف کیا کیونکہ طواف کرنے میں رکن کو ہاتھ لگایا جاتا ہے۔ تیمم کو بھی مسح کہا جاتا ہے جیسا کہ حدیث میں ہے:" تمسّحُوا باالارض فانها بكم برة"[6] زمین کے ساتھ تیمم کرو کیونکہ یہ تمہارے لیے پاک کردی گئی ہے۔

علامہ ازہری فرماتے ہیں کہ لفظ مسیح درحقیقت عبرانی زبان میں "مشیحا" ہے جس کا معنی دوست ہے، جو عربی زبان میں منتقل ہو کر مسیح بن گیا ہے۔[7] مسیح یا مسیحہ درحقیقت چاندی کے ٹکڑے کو کہتے ہیں اور چہرے کی خوبصورتی کی وجہ سے یہ سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کا نام پڑ گیا۔ مسیح پسینے کو بھی کہتے ہیں کیونکہ جب وہ ٹھپکنے لگتا ہے تو اسے پونچھا جاتا ہے۔ امام اصمعیؒ فرماتے ہیں کہ المسیح کا معنی چاندی کا ٹکڑا ہے اور "الدرھم الاطلس" یعنی وہ درہم جس پر نقش و نگار نہ ہو، کو بھی مسیح کہتے ہیں، اسی وجہ سے دجال کو مسیح کہتے ہیں کہ اس کی ایک طرف آنکھ اور آبرو نہیں ہے۔ مسیح کا ایک معنی ممسوح بالبرکتہ ہے اسی وجہ سے یہ عیسیٰ علیہ السلام کو کہا جاتا ہے۔ رجل ممسوح الوجہ و مسیح اس شخص کو کہا جاتا ہے کہ جس کے چہرے کے کسی ایک جانب نہ آنکھ ہو اور نہ آبرو بلکہ وہ بالکل سپاٹ ہو۔[8]

سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کو مسیح کہا جاتا ہے کیونکہ انہوں نے زمین کی سیاحت کی۔ اس لحاظ سے مسیح کا وزن مَفعِلُ ہے۔ یاء کا کسرہ سین کو منتقل ہوا۔ ابو العباس فرماتے ہیں کہ ان کو مسیح اس لیے کہا جاتا ہے کہ مسح کا معنی قطع کرنا اور کاٹنے کے ہے اور سیدنا عیسیٰ علیہ السلام زمین میں چلتے رہتے تھے۔ پس ان کے ہاں مسیح مسح سے فعیل کے وزن پر ہے۔ بعض حضرات کی رائے یہ ہے کہ ان کو پاؤں کے ہموار ہونے کی وجہ سے مسیح کہا گیا یعنی آپ کے پاؤں کا نچلا بیچ کا حصہ زمین کو نہیں لگتا تھا۔ عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ وہ کسی بھی مریض پر ہاتھ پھیرتا تو وہ تندرست ہو جاتا اس لیے ان کا نام مسیح پڑ گیا۔[9]

یہودیوں کے ہاں تصورِ نزولِ مسیح

دین موسوی میں تصور مسیح پایا جاتا ہے۔ یہود ابتداء ہی سے ایک مسیح کے آنے کے انتظار میں ہیں، جس کی طرف ان کے کتابوں میں اشارہ پایا جاتا ہے جیسا کہ سیدنا موسیٰ علیہ السلام کو اسی مسیح کے متعلق بتایا گیا تھا:

"تیرے لیے تیرا رب تمہارے درمیان میں سے ایک نبی کھڑا کریں گے اور تم اسی کی سنو گے" [10]

اور اسی طرح سیدنا اشعیاء علیہ السلام کو بھی بتایا گیا تھا "وہ ہمارے ہی وجہ سے زخمی ہوں گے" [11] لیکن یہود نے مسیح کے متعلق اپنا ایک تصور قائم کر لیا تھا کہ وہ سیدنا داؤد علیہ السلام کے نسل میں ہو گا اور بڑا الیڈر اور حکمران ہو گا اور اسی کے ساتھ ساتھ شریعت کا بھی عالم اور تجربہ کار ہو، حالانکہ ان کے پاس وہ مسیح سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کی صورت میں تشریف لا چکے تھے لیکن جب انہوں نے دیکھا کہ یہ مسیح تو بادشاہ اور حکمران نہیں ہے تو انہوں نے اسے جھٹلایا، آپ کی والدہ پر تہمت لگائی اور آپ کو موردِ الزام ٹھہرا کر قتل کے درپے ہوئے۔

یہود یہاں تک کہتے ہیں: کہ تمام انبیاء کرام نے اس کے آنے کی خبر دی ہے، بلکہ ان کا کہنا ہے: یہ پورا عالم اسی مسیح کے لیے بنایا گیا ہے۔ [12]

وہ اسی قائم کے انتظار میں ہیں جو آل داؤد میں سے ہو گا جب وہ دعا کرنے کے لیے صرف ہونٹ کو حرکت دیں گے تو یہود کے علاوہ تمام امتیں ہلاک ہو جائے گی وہ اپنے خیال میں اسی کو مسیح سمجھتے ہیں [13]۔ یہودیوں کا ماننا ہے: جس وقت مسیح موعود کی تشریف آوری ہو گی تو اس زمانے میں یہود انتہائی کمزور اور ہر جگہ ذلیل وخوار پھرتے ہوں وہی مسیح ان کو سب کو اکٹھا کریں گے اور ان کے مقابلے میں آنے والے تمام لوگوں کا قلع قمع کریں گے۔ یہودیوں کا نظریہ ہے کہ جب یہ منتظر آئے گا تو ان سب کو قدس میں جمع فرمائیں گے اور پوری دنیا پر ان کی بادشاہت ہو گی۔ پوری دنیا کے لوگوں پر موت طاری ہو جائے گی۔ تمام یہودی پوری دنیا سے اپنے رب کے سامنے گھوڑوں، سواریوں اور ہودج میں بیٹھے آرہے ہوں گے اور بیت المقدس کی پہاڑ آئیں گے۔ [14] اور یہ اجتماع صرف زندوں کا نہیں ہو گا بلکہ مردہ یہودیوں کو بھی اللہ تعالیٰ زندہ فرمائیں گے اور ان کو قبروں سے نکال لائیں گے تا کہ یہود کے لشکر میں شامل ہو جائے اور ان کا کمان مسیح کے ہاتھ میں ہو گا۔ [15]

اس زمانے میں ان کے جسم اور عمریں لمبی ہو جائے گی وہ کئی زمانوں تک زندہ رہیں گے اور اسی طرح ایک یہودی کی قد و قامت ساٹھ گز کی ہو گی۔ اس زمانے میں زمین اپنے پورے جوبن سے برکات دے گی یہاں تک کہ پہاڑوں سے شہد اور چھوٹیوں سے دودھ نکلنا شروع ہو گا۔ [16]

در حقیقت یہودی دجال کو اپنا مسیحا اور نجات دہندہ سمجھتے ہیں اور اسی کے انتظار میں ہیں جیسا کہ کئی مرتبہ کئی لوگوں نے کھڑے ہو کر اس کا دعوی بھی کیا ہے۔ [17] اور دجال بذات خود یہودی ہے جیسا کہ ابن صیاد کے متعلق بہت سے لوگوں کو شبہ تھا کہ وہ دجال ہے اور کچھ لوگ اس کو اس حوالے سے چھڑاتے رہتے تھے جس سے تنگ آکر اس نے لوگوں کے اعتراضات کے جواب میں ارشاد نبوی ﷺ سنایا:

"اے اصحابِ محمد ﷺ! تم کیوں میرے پیچھے پڑے ہو، کیا اللہ کے نبی نے نہیں کہا تھا کہ وہ (دجال) یہودی ہو گا اور میں تو مسلمان ہو چکا ہوں۔" [18]

اس سے معلوم ہوا کہ آنے والا دجال یہودیوں میں سے ہو گا یعنی وہ یہودی النسل ہو گا، اسی لئے یہود دجال کو اپنا مسیحا سمجھتے ہیں کیونکہ جب یہودیوں نے توحید سے منہ موڑا، رسالت کو جھٹلایا جو بھی نبی آتا اس کی عداوت پر اتر آتے یہاں تک کہ یسوع مسیح کے قتل کے درپے ہوئے۔ ہمارے نبی کو اس کے زمانے کے یہودیوں نے کئی مرتبہ قتل کرنے کی تگ ودو کی جس میں وہ کامیاب نہ ہوئے جیسا کہ یسوع مسیح کو قتل کرنے میں نامراد رہیں [19] اور آخرت سے اپنا ناطہ اور رشتہ توڑ لیا تو ان کا ناطہ اور تعلق اپنے انبیاء کرام سے ہمیشہ کے لیے ختم ہو گیا، چنانچہ ان کو معلوم ہے کہ اللہ تعالیٰ کی نگاہ وہ مردود ہو کر راندہ درگاہ ہو چکے ہیں۔ انبیاء کرام، عام انسانوں اور فرشتوں سے دشمنی اور عداوت کی وجہ سے زمین وآسمان میں ان کے لیے اب کوئی راہِ فرار نہیں۔ انیں اچھی طرح یقین ہے کہ اب ان کی فریادرسی کرنے والا کوئی مسیحا نہیں آئے گا اور جو آئے گا وہ ان پر قہر اور عذاب بن کر آئے گا۔ اس لیے انہوں نے اپنی دفاع اور استحکام کے لیے ۶۸ء میں اپنا مسیحا دجال کو تصور کر لیا اور اسی تصور کو وہ آج

تک پروان چڑھارہے ہیں۔[20] اسی تصورِ مسیح میں اللہ جل شانہ اور اس کے فرشتوں سے ناامیدی ومایوسی، ساری دنیا سے غصہ، ابلیس اور اس کے دجالوں کی مدد سے اپنی کھوئی ہوئی طاقت وقوت بحال کرنے، ہیکل سلیمانی کو دوبارہ تعمیر کرنے اور آئندہ کی پیش آمدہ بشارتوں کو حاصل کرنے کی کوشش شامل ہے۔[21] حدیث شریف میں ہے:

"يَخْرُجُ الدَّجَّالُ مِنْ يَهُودِيَّةِ أَصْبَهَانَ، مَعَهُ سَبْعُونَ أَلْفًا مِنَ الْيَهُودِ عَلَيْهِمُ السِّيجَانُ"[22]

"دجال اصبہان کے یہودیوں میں سے نکلے گا، اس کے ساتھ سبز چادریں اوڑھے ہوئے ستر ہزار یہود ہوں گے۔"

"أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ قَالَ "يَتبَعُ الدَّجَّالَ، مِن يَّهُودِ أَصبَهَانَ، سَبعُونَ أَلفًا. عَلَيهِمُ الطَّيَالَسَةِ" [23]

"رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: موضع اصفہان کے ستر ہزار (۷۰،۰۰۰) یہودی سبز چادریں (جو یہودیوں کی خاص علامت ہے) پہنے ہوئے دجال کی پیروی کریں گے۔"

یہودیوں کے تصورِ مسیح کی بنیادیں

یہود چونکہ دجال کو اپنا مسیحا سمجھتے ہیں اور اسی کے انتظار میں بیٹھے ہوئے بلکہ سالہا سال سے اس کے آنے کے لیے تیاری میں لگے ہوئے ہیں۔ چنانچہ یہود کے اس نظریے اور تصور کی بنیادیں درج ذیل ہیں:

۱) یہودیوں کے مصائب کا خاتمہ، ان کے استحکام اور سربلندی کے لیے اللہ تعالیٰ مسیح اتارے گا جو بہت قوت وطاقت والا ہوگا، جس کے ہاتھ پر بہت سے معجزات کا ظہور ہوگا اور یہود اپنی کھوئی ہوئی شان دوبارہ پالیں گے جیسا کہ اشعیاء کا قول ہے:

"ہمارے ہاں ایک لڑکا ہوگا، ہم اسے بیٹے کہیں گا اور بادشاہت اسی کے ہاتھ میں ہوگی۔"[24]

۲) یہ مسیح ان دینِ یہودیت کی تصدیق کرے گا اور ان کے لیے ہیکل تعمیر کرے گا تاکہ وہ زمین پر حکمرانی کرسکے اور پوری دنیا سے انہیں اکٹھا کرکے یکجا کریں گے اور تمام لوگ ان کی غلامی کریں گے۔

۳) جب مسیح آئیں گے تو پوری دنیا ظلم وجبر اور جنگوں کی آگ میں دھکتی ہوگی اور وہ آخری جنگ "جنگ ہرمجدون" میں تمام مسلمانوں اور عیسائیوں کا خاتمہ کردیں گے جس کے بعد تمام لوگ اسرائیل کے تابع ہوں گے۔

٤) جو شخص دینِ یہودیت کی توثیق وتصدیق نہیں کرے گا وہ مسیح جھوٹا اور گردن زدنی کا مستحق ہوگا۔

٥) جس یسوعِ مسیح یعنی عیسیٰ بن مریم کے آنے کے مسلمان اور عیسائی قائل ہیں اور اس کے آنے کے انتظار میں ہے، جسے انہوں نے ان کے بقول سولی لٹکایا تھا، وہ ان کا دشمن ہوگا لہٰذا وہ مسیح نہیں بلکہ دجال (Anti Christ) ہے۔

٦) زمین وآسمان میں یہودیوں کے لیے اب چونکہ کوئی ناصر معین نہیں ہے، اس لیے اب تمام خوشخبریوں اور بشارتوں کے حاصل ہونے کے لیے واحد اُمید دجاّل ہے جو یہود کے لیے مسیحہ بن کر آئے گا لہٰذا ان کے عقیدے کے مطابق وہی دجال ہی ان کا مسیح ہے۔ وہ سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کو دجال اور دجال کو مسیح کہتے ہیں۔

۷) یہودیوں کے مذہبی کتابوں اور صحیفوں میں بتایا گیاہے کہ درحقیقت دجال کی سلطنت اور حکمرانی ہی مسیح کی حکومت ہے۔ اسی دجال کی حکمرانی کادن خدا کادن ہے، وہی یہودیوں کی نجات کادن ہے، اسی دن ہیکلِ سلیمانی مکمل تعمیر ہوگا اور اسی روز صیہون آباد ہوگا۔[25]

رفع ونزولِ مسیح کے متعلق عیسائیوں کا عقیدہ

یسوعِ مسیح کے آسمان پر اٹھائے جانے اور دوبارہ اتار جانے کے متعلق عیسائی درج ذیل عقائد رکھتے ہیں:

۱) وہ خدا اور خدا کے بیٹے ہیں:

۲) انہیں سولی دی گئی۔ خدا نے اپنے اکلوتے بیٹے کو ہمارے گناہوں کا کفارہ بنا دیا۔

۳) انہیں سولی سے اتار کر دفن کیا گیا۔ آپ تین دن قبر میں رہے۔ اس کے بعد فرشتے آئے اور آپ کو نکال کر آسمان پر لے گئے۔

۴) آپ آسمانوں پر زندہ موجود ہے اور قربِ قیامت میں دوبارہ زمین پر تشریف لائیں گے۔[۲۶]

انجیل مقدس میں سیدنا عیسی علیہ السلام کا دنیا میں دوبارہ آنا تقریبا ۳۰۰ مرتبہ سے زیادہ آیا ہے پس انجیل میں فرماتے ہیں:

حوالہ نمبر ا

"یسوع سے پوچھا گیا کہ تیرے آنے اور زمانہ کے ختم ہونے کی علامات کیا ہیں؟ یسوع نے ان کو جواب دیتے ہوئے فرمایا: دیکھو! تمہیں کوئی گمراہ نہ کرلے کیونکہ میرے نام سے کئی لوگ آکر دعوی کریں گے کہ وہی مسیح (موعود) ہیں اور لوگوں کو سیدھے راستے سے بہکائیں گے۔ عنقریب تم جنگ اور جنگی حالات سنو گے۔ دیکھو! ڈرو نہیں کیونکہ یہ سب ہو کر رہے گا لیکن اس کے بعد انتہاء نہ ہو گی کیونکہ ایک امت کے بعد دوسری امت اٹھے گی اور ایک ریاست کے بعد دوسری ریاست قائم ہو گی، قحط سالی ہو گی، مختلف مقامات پر زلزلے ہوں گے۔"[۲۷]

حوالہ نمبر ۲

"بہر حال وہ کھڑے ہو کر دعائیں مانگ رہے تھے اور کہہ رہے تھے کہ اے رب! کیا اس وقت میں آپ اسرائیل کو دوبارہ مملکت عطا فرمائیں گے؟ پس اس نے ان سے کہا کہ تمہیں وہ زمانہ اور اوقات معلوم نہیں ہے جو خداوندِ قدوس نے تمہاری بادشاہت کے لیے مقرر فرمائی ہیں البتہ تمہیں قوت اور غلبہ اس وقت حاصل ہو گی جب روح قدس تم پر نازل ہو گا تو اور شلیم میں میرے گواہ بنو گے۔ جب اس نے یہ باتیں کہہ دی تو وہ اوپر کی جانب چلے گئے اور وہ انہیں دیکھتے رہ گئے اور آخر کار بادلوں نے اس ان کے آنکھوں سے اوجھل کر دیا۔ وہاں پر دو آدمی سفید کپڑوں میں ملبوس کھڑے تھے۔ وہ دونوں ان سے کہنے لگے اے عظیم انسانوں! کیوں کھڑے آسمان کی جانب دیکھ رہے ہو۔ یہ یسوع جو آسمان کی طرف جا رہا ہے عنقریب واپس آئے گا جس طرح تم نے اس کو اوپر کی جانب جاتے ہوئے دیکھا ہے۔ اسی وقت وہ اور شلیم میں اس پہاڑ کی طرف چل پڑے جسے جبلِ زیتون کہا جاتا ہے۔"[۲۸]

حوالہ نمبر ۳

"پس (اللہ تعالیٰ کے حضور) توبہ کرو اور (اپنے گناہوں سے) توبہ کرو تا کہ تمہارے معاصی مٹائے جائیں اور اس طرح اللہ تعالیٰ کے ہاں سے تر و تازگی کے شب و روز آئیں اور وہ اس یسوع کو بھیجے جو تمہارے لیے مقرر ہوا ہے۔ اس کا اس وقت تک آسمان رہنا ضروری ہے جب تک کہ وہ سب چیزیں اور حالات نہ سدھاری جائیں جن کا ذکر خداند قدوس نے

اپنے انبیاء کی زبانی کی ہیں جو دنیا کی ابتداء سے ہوتے چلے آرہے ہیں۔ چنانچہ موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا کہ خداوندِ قدوس تمہارے لئے تمہارے ساتھیوں میں سے مجھ سا ایک پیغمبر پیدا کرے گا وہ تم سے جو کچھ کہے گا اس کی بات سن کر اطاعت کرنا۔ اور یہی ہو گا کہ جو شخص خدا کے اس پیغمبر کی اطاعت نہ کرے گا وہ نیست و نابود اور تباہ و برباد کر دیا جائے گا۔"[29]

حوالہ نمبر ۴

بولس نے جو رسالہ عبرانیین کی طرف بھیجا تھا اس میں بھی عیسیٰ علیہ السلام کے دوبارہ نزول ان الفاظ میں کیا ہے:

"اسی طرح مسیح نے اپنے آپ کو آگے کیا تا کہ لوگوں کے گناہ زائل ہو جائے۔ عنقریب دوسری مرتبہ ان کو ظہور ہو گا لیکن گناہوں کے لیے نہیں بلکہ ان لوگوں کی خلاصی کے لیے جو اس کے انتظار میں بیٹھے ہیں۔"[30]

حوالہ نمبر ۵

سفر دانیال کی عبارت درج ذیل عبارت واضح دلیل ہے ہے کہ وہ آسمان سے اتریں گے۔ عبارت ملاحظہ ہو:

"اور میں نے اسی رات خواب میں دیکھا کہ انسان کا بیٹا بادلوں پر آرہا ہے پر وہ جلدی سے ایک عمر رسیدہ شیخ کے پاس چلا گیا اور وہ اپنے امام کے قریب ہو گیا جسے بادشاہت اور بزرگی دی گئی یہاں تک کہ ہر امت اور زبان والوں کے قبائل ان کے تابع ہو گئیں جس کی بادشاہت ہمیشہ ہو گی اور اس کی سلطنت کو مرور زمانہ پراگندہ نہیں کر سکتی۔"[31]

حوالہ نمبر ۶

"تمہارے دل پریشان نہ ہو تم اللہ جل جلالہ پر ایمان و یقین رکھتے ہو پس مجھے بھی تسلیم کر کے ایمان لاؤ۔ میرے رب کے پاس بہت سے منازل ہیں۔ ورنہ میں تمہیں بتا چکا ہوں کہ میں جا کر تمہارے لیے مکان تیار کروں گا۔ اگر میں چلا گیا اور تمہارے لیے مکان تیار کر لیا تو واپس آؤں گا اور تمہیں بھی اپنے ساتھ لے کر جاؤں گا۔ جہاں میں ہوں گا وہاں پر تم بھی ہوں گے۔ تم جانتے ہو کہ میں جارہا ہو اور تمہیں راستہ بھی معلوم ہے۔"[32]

حوالہ نمبر ۷

سفر یوحنا میں نزولِ مسیح کا تذکرہ درج الفاظ میں ملتا ہے:

"وہ یہی ہے بادلوں کے ساتھ بادلوں کے ساتھ، عنقریب ہر آنکھ اس کو دیکھے گی یہاں تک کہ وہ آنکھیں بھی جنھوں نے ان کے متعلق طعن و تشنیع کی تھی اور تمام قبائل اس پر متفق ہو جائے گی۔"[33]

حوالہ نمبر ۸

"ہمارے یسوع مسیح کا آنا اور لوگوں کا اس پر متفق ہو جانا یقینی ہے۔ اے برادران ہم تم سے درخواست کرتے ہیں کہ اس بات کو جلدی سے ذہن سے زائل نہ کرو۔ ڈرو نہیں۔"[34]

عیسائیوں کے کتب کے ان حوالہ جات سے یہ بات معلوم ہوگئی کہ نصاری عیسیٰ علیہ السلام کے دنیوی موت کے قائل ہیں البتہ ان کے مرنے کے تین دن بعد قبر سے اٹھاکر زندہ کیے جانے اور قربِ قیامت میں جسد عنصری کے ساتھ نازل ہونے کے بھی قائل ہیں۔ [۳۵]

مسلمانوں کے ہاں تصور مسیح:

جمہور عالمِ اسلام کا روزاول سے متفقہ طور پر یہی مسلک رہا ہے اور آج بھی اسی عقیدہ و نظریہ پر قائم ہے کہ سیدنا عیسیٰ علیہ الصلوات والتسلیمات اللہ جل شانہ کے عظیم الشان اور اولوا العزم رسول اور پیغمبر ہیں جو خاندانِ اسرائیل کی رشد وہدایت اور اصلاح کے لیے مبعوث کئے گئے تھے۔ ان کی ولادت باسعادت بھی معجزہ کے طور پر ظہور پذیر ہوئی تھی۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

"اللہ کے ہاں عیسیٰ کی مثال آدم کی طرح ہے اسے مٹی سے پیدا کیا پھر کہا ہو جا! تو وہ پیدا ہو گیا۔" [۳۶]

اس آیت میں عیسیٰ علی نبیناوعلیہ السلام کی تشبیہ آدم علیہ السلام کے ساتھ دی گئی ہے یعنی جیسے آدم علیہ السلام بغیر ماں باپ کے پیدا ہوئے اسی طرح عیسیٰ بغیر باپ کے معجزانہ طور پر پیدا ہوئے۔ دوسری جگہ ارشاد ہے کہ:

"مسیح عیسیٰ ابن مریم اللہ تعالیٰ کے (جلیل القدر) پیغمبر اور اس ذات کا کلمہ ہی تو ہے، جسے حق سبحانہ وتقدس نے مریم کو پہنچادیا اور اس کی جانب سے ایک روح ہے۔ پس تم اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولوں پر ایمان لاؤ۔" [۳۷]

ایک جگہ ارشاد خداوندی ہے:

"یہی عیسیٰ ابن مریم (کی حقیقت) ہے، یہی وہ حق قول ہے جس کے متعلق تم لڑتے ہو۔" [۳۸]

جب آپ کی ماں پر لوگ تہمت لگانے لگے تو آپ نے بچپن میں لوگوں سے باتیں کر کے اپنے ماں کی صفائی اور اپنی عظمت بیان کی۔ ارشاد ہے:

"اس نے عیسیٰ علیہ السلام کی جانب اشارہ کیا اس سے پوچھوں جو کچھ پوچھتے ہو۔ وہ کہنے لگے بھلا ہم بچے سے کیا بات کریں جو گود (یا نہالچے) میں ہے۔ وہ بول اٹھا میں اللہ تعالیٰ کا بندہ ہوں اس نے مجھ کو کتاب (انجیل مقدس) دی اور مجھ کو نبی بنایا اور جہاں رہوں اس نے مجھے برکت والا بنایا، اور اس نے مجھ کو نماز پڑھنے کا حکم دیا اور زکوۃ دینے کا حکم دیا، جب تک میں زندہ ہوں۔" [۳۹]

والدہ ماجدہ کی عظمت وپاکدامنی

سید عیسیٰ علیہ السلام کی والدہ ماجدہ کا نام مریم تھا جو ایک پاک دامن اور عظیم المرتبت خاتون تھی۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

"جب فرشتوں نے آکر مریم سے عرض کیا کہ اے مریم (علیہا السلام)! اللہ نے تم کو منتخب کیا ہے، تمہیں پاک وصاف کیا ہے اور دنیا جہاں کی خواتین میں منتخب کیا ہے۔ اے مریم (علیہا السلام)! اپنے رب کی فرمابرداری کرنا اور سجدہ بجالانا اور رکوع کر رکوع کرنے والوں کے ساتھ۔" [۴۰]

ان آیات میں سیدہ مریم کی طہارت وپاکدامنی بیان ہوئی اور اللہ تعالیٰ نے انہیں صاف اور منتخب عورت قرار دیا ہے۔ حدیث میں بھی سیدہ مریم کی کی عظمت بیان ہوئی ہے کہ مردوں میں بہت سارے حضرات کمال کو پہنچے ہوئے لیکن عوتوں میں درجہ کمال حاصل کرنے والی زوجہ

فرعون آسیہ اور عمران کی بیٹی مریم ہیں اور سیدہ عائشہ کی فضیلت وبرتری دوسری عورتوں پر ایسی ہے جیسا کہ تمام کھانوں پر ثرید کی فضیلت وبرتری ہے۔[٤١]

معجزات

اللہ تعالیٰ یہ سنت جاری رہی ہے کہ جب کسی قوم یا امت کی ہدایت کی فوزوفلاح کے لیے نبی اور پیغمبر مبعوث ہوتا ہے تو اس کو من جانب اللہ محکم دلائل وبراہین اور آیات اللہ دونوں سے نوازا جاتا ہے۔ وہ ایک جانب وحی الٰہی کے ذریعہ کائنات کے معاش ومعاد سے متعلق اوامر ونواہی اور بہترین دستور ونظام پیش کرتا ہے تو دوسری جانب حسبِ مصلحت خداوندی خدائی نشانات کا مظاہر کرکے اپنی صداقت اور من جانب اللہ ہونے کا ثبوت دیتا ہے نیز ہر ایک پیغمبر کو اسی قسم کی معجزات ونشانات عطا کئے جاتے ہیں جو اس زمانہ کی علمی ترقیوں یا قومی وملکی خصوصیتوں کے مناسبِ حال ہونے کے باوجود معارضہ کرنے والوں کو عاجز درماندہ کردے اور کوئی ان کے مقابلہ میں تابِ مقاومت نہ لاسکے۔ سیدنا عیسٰی کے زمانہ میں علم الطب اور علم الطبعیات کا بہت چرچا تھا پس ان حالات میں ایک طرف تو ان کو حجت وبرہان یعنی انجیل اور حکمت سے نوازہ تو دوسری جانب زمانہ کے مخصوص حالات کے مناسب چند ایسے معجزات بھی عطافرمائے جو اس زمانہ کے اربابِ کمال اور ان کے پیروؤں پر اس طرح اثرانداز ہوں کہ وہ ایمان لے آئیں۔ آپ کے ان معجزات میں سے جن کا مظاہرہ انہوں نے قوم کے سامنے کیا قرآن مجید نے چار معجزات کا بصراحت ذکر کیاہے:

(۱)وہ حکمِ خداوندی سے مرے ہوئے لوگوں کو زندہ کردیتے تھے۔

(۲)جو لوگ پیدائشی طور پر نابینا ہوتے تھے ان کو بینا، اور جذامی مرض والوں کو چنگا بلا کر دیا کرتے تھے۔

(۳)وہ لوگوں کے سامنے مٹی سے پرندے بنا کر اس میں پھونک مار دیتے اور اللہ تعالیٰ کے حکم سے اس میں روح پڑ جاتی تھی۔

(۴)اور وہ یہ بھی بتادیا کرتے تھے کہ کس نے کیا کھایا اور خرچ کیا اور کیا گھر میں ذخیرہ محفوظ رکھا ہے۔[٤٢]

صورت وسیرت

سیدنا عیسٰی علیہ السلام کی صورت اور سیرت کے متعلق ایک حدیث نبوی میں ہے کہ آپ درمیانہ قد والے، سرح وسفید رنگ والے اور سیدھے بالوں تھے۔ ایک مرتبہ فرمایا کہ معراج کی رات میں، میں نے انہیں دیکھا درمیانہ قد، سرخ سفید رنگت والے ایسے ترتازہ جیسا کہ ابھی حمام سے غسل کرکے نکلے ہو۔[٤٣]

سیدنا عیسٰی قربِ قیامت میں سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کے نزول پر مسلمان متفق ہیں جس پر متواتر احادیث موجود ہیں۔ علامہ سفارینیؒ[٤٤] لوامع الانوار البھیہ میں قیامت کے تین بڑے نشانیوں کے بیان میں کہتے ہیں: سیدنا عیسی علیہ السلام آسمان سے اتریں گے جس کا اترنا قرآن، سنت اور امت کے اجماع واتفاق سے ثابت ہے۔ مسلمانوں کا اس بات پر اجماع واتفاق ہے کہ عیسٰی علی نبیناوعلیہ الصلوٰۃ والسلام قربِ قیامت میں آسمان سے اتریں گے اور شریعتِ محمدیہ کے مطابق فیصلہ کریں گے۔ مسلمانوں میں سے اس کا کسی اختلاف نہیں ہے، البتہ فلاسفہ اور ملحدین نے اس کا انکار کیاہے جن کے اختلاف کا کوئی اعتبار نہیں۔[٤٥]

رفع ونزول کے متعلق قرآن وحدیث

مسلمانوں کا اتفاقی اور اجماعی عقیدہ اور نظریہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان کو زندہ آسمان پر اٹھالیاہے اور یہود جو ان کے قتل کے درپے تھے وہ ناکام ونامراد ہوئے اور اپنے مقصد کے حصول میں کامیاب نہ ہوئے جیسا کہ ارشاد خداوندی ہے:

"ان (یہودیوں) کے اس قول کی بناء پر کہ ہم نے مسیح عیسیٰ بن مریم اللہ کے رسول کو قتل کر دیا حالانکہ انہوں (یہودیوں) نے اس کو نہیں مارا اور نہ اس کو سولی لٹکایا لیکن وہ ان پر مشتبہ ہو گیا۔ جن لوگوں نے دین میں اختلاف کیا ہے وہ اس سے شک میں پڑے ہوئے ہیں۔ ان کے پاس سے اتباعِ ظن کے کوئی علم نہیں۔ انہوں نے ان کو یقینی طور پر قتل نہیں کیا بلکہ اللہ تعالیٰ نے اس کو اٹھالیا ہے۔ وہ غالب اور حکمت والا ہے۔"[٤٦]

ان آیات میں اعلان فرمادیا گیا ہے کہ اللہ جل شانہ نے سیدنا ان کو آسمان پر زندہ سلامت اٹھالیا ہے۔ یہ آیت رفعِ عیسیٰ کے منکرین کے خلاف واضح دلیل ہے جس میں کسی قسم کے شبہ اور تاویل کی گنجائش نہیں۔ سیدنا عبد اللہ ابن عباس سے مروی ہے کہ جب اللہ تبارک وتعالیٰ نے سیدنا عیسیٰ علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کا آسمان پر زندہ اٹھانے کا ارادہ فرمایا تو وہ اپنے حواریین کے پاس تشریف لائے۔ اس وقت گھر میں بارا حواری تھے۔ سیدنا عیسیٰ علیہ السلام فرمانے لگے کہ تم میں سے کچھ لوگ ایمان لانے کے بعد بیس مرتبہ میرے ساتھ کفر کروگے۔ پھر کہنے لگے: تم میں سے کون یہ چاہتا ہے کہ اس پر میری شبیہ (یعنی میرا ہم شکل ہو جائے گا) ڈال دی جائے اور وہ میری جگہ قتل ہو جائے تو وہ کل قیامت میں میرے ساتھ میرے درجہ میں ہوگا؟ سب سے کم عمر نوجوان کھڑا ہو گیا۔ آپ نے فرمایا بیٹھ جاؤ۔ پھر دوبارہ ان سے یہی مطالبہ کیا تو دوبارہ وہی نوجوان کھڑا ہو گیا، وہ دوبارہ کھڑا ہو گیا۔ آپ نے پھر فرمایا بیٹھ جاؤ! وہ بیٹھ گیا جب تیسری مرتبہ مطالبہ کیا تو پھر وہی جوان اٹھ کھڑا ہو گیا۔ آپ نے فرمایا: ہاں! تم ہی ہو، پس اس پر عیسیٰ کی شبیہ ڈال دی گئی اور عیسیٰ کو روشن دان کے ذریعے سے آسمانوں پر اٹھالیا گیا، جب یہودی اندر آگئے تو اسی شبیہ کو کو پکڑ کر قتل کر دیا پھر اسے سولی پر لٹکا دیا۔[٤٧]

علامہ ابن کثیر اس حدیث کے متعلق رقم طراز ہیں: "یہ روایت صحیح ہے۔"[٤٨] ابن عباس رضی اللہ عنہ کی اس روایت سے یہ بات عیاں ہوگئی کہ ان کے نزدیک عیسیٰ علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کی وفات نہیں ہوئی بلکہ ان کو جیتے جی آسمان پر روح مع الجسد کے اٹھالیا گیا ہے۔ ابن سعد نے بھی عبد اللہ ابن عباس سے نقل کیا ہے: " اللہ جل شانہ نے سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کو ان کے جسم کے ساتھ اٹھالیا ہے اور وہ قربِ قیامت میں زمین میں اتریں گے اور بادشاہ ہوں گے پھر جیسے لوگ وفات ہوں گے وہ بھی وفات پائیں گے۔"[٤٩]

امتِ مسلمہ کا اجماعی عقیدہ ہے کہ سیدنا عیسیٰ علی نبینا وعلیہ السلام زندہ آسمان پر اٹھائے گئے تھے البتہ قادیانی کہتے ہیں کہ وہ فوت ہوئے تھے اور درج ذیل آیت بطور دلیل پیش کرتے ہیں:

"جس وقت اللہ نے فرمایا: اے عیسیٰ! میں تجھے اپنے اپنی موت ماروں گا اور اپن پاس تجھ کو اٹھالوں گا اور کافروں کی گندی صحبت سے تجھ کو پاک کردوں گا اور جنہوں نے تیری پیروی کی ہے میں ان کو نہ ماننے (یعنی یہود) پر قیامت تک غالب رکھوں گا۔ پھر تم سب کو ہمارے پاس لوٹ کر آنا ہے۔ پھر میں جن باتوں میں تم دنیا میں اختلاف کرتے تھے ان کا فیصلہ کروں گا۔"[٥٠]

قادیانی کہتے ہیں کہ لفظِ "توفی" میں جہاں اللہ تعالیٰ فاعل ہو اور مفعول بہ انسان ہو اس مقام پر "توفی" کا معنی ہمیشہ "مارنا اور روح قبض کرنا" آتا ہے۔ قرآن پاک میں تیس مقامات پر لفظِ "توفی" کو مارنے اور جان نکالنے کے معنی میں استعمال کیا ہے۔ قرآنِ پاک میں اول تا آخر کسی بھی جگہ لفظِ "توفی" ایسا استعمال نہیں ہوا جس کا معنی بجز قبضِ روح اور مارنے کے کوئی دوسرا ہوں۔[٥١] قادیانیوں کا یہ اعتراض بالکل بے

بنیاد من گھڑت ہے اور یہ قاعدہ کہ ہر جگہ "توفی" قبضِ روح اور مارنے کا معنی دیتا ہے من گھڑت اور خود ساختہ ہے کیونکہ قرآن پاک میں ارشاد ہے:

" ثُمَّ تُوَفّٰی کُلُّ نَفس مَّا کَسَبَت وَهُم لَایُظلَمُونَ"[٥٢]

"پھر ہر ایک شخص کو اس کی کمائی کا پورا بدلہ دیا جائے گا اور ان سے کمی نہیں کی جائے گی۔"

دوسری جگہ ارشاد ہے:

" ثُمَّ تُوَفّٰی کُلُّ نَفس مَّاعَمِلَت وهُم لَایُظلمُونَ"[٥٣]

"ہر شخص کو جو کچھ انہوں نے کیا ہو گا پورا پورا دیا جائے گا اور ان پر ظلم نہیں کیا جائے گا۔"

ان آیات میں "توفی" اپنے حقیقی اور اصلی معنی "اخذ الشیئ وافیا" میں مستعمل ہے۔ موت اور مارنا اس کا معنی مجازی ہے۔ بہر حال اس آیت سے مراد یہ ہے کہ سبحانہ وتعالیٰ نے سیدنا عیسیٰ علی نبیناوعلیہ الصلوٰۃ والسلام کو زندہ روح مع الجسم آسمان پر اٹھالیا ہے۔

قرآن مجید میں سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کے یہود کے ہاتھوں قتل نہ ہونے اور زندہ آسمان پر اٹھائے جانے کا ذکر صراحت کے ساتھ موجود ہے جیسا کہ درجہ بالا آیات سے واضح ہو گیا البتہ ان کے نزول کے متعلق قرآن مجید میں واضح اور صاف طور پر کوئی آیت نہیں ہے، البتہ ایک آیت ہے جس سے ان کے آسمان سے نزول پر استیناس کیا جاسکتا ہے اور جو سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بطور استشہاد پیش کیا ہے اور وہ آیت یہ ہے:

"کوئی ایسا کتابی نہیں ہے جو اس کی موت سے پہلے ان پر ایمان نہ لے آئے گا اور قیامت کے روز وہ ان پر گواہ ہوں گے۔"[٥٤]

اس آیت میں "بِہٖ" اور " قَبْلَ مَوْتِہٖ "میں ضمیر سے مراد سیدنا عیسی علی نبیناوعلیہ الصلوٰۃ والسلام ہے یعنی اہل کتاب عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ و السلام کی موت سے پہلے اس پر ایمان لائیں گے۔[٥٥] علامہ محمد امین ہرریؒ فرماتے ہیں کہ اس میں تینوں ضمیریں سیدنا عیسیٰ علیٰ نبیناوعلیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرف لوٹتی ہے اور یہ تمام مفسرین کا مذہب ہے، تو اس توجیہ کے مطابق آیت کا مطلب یہ ہو گا کہ جس وقت وہ آسمان سے اتریں گے تو ہر کتابی یسوعِ مسیح کے موت سے پہلے ان پر ایمان لائے گا کہ وہ اللہ جل شانہ کے برگزیدہ بندہ ہیں، مریم کا بیٹا ہے۔ اس وقت دین وملت ایک ہو جائے گا۔[٥٦]

امام نوویؒ فرماتے ہیں کہ اکثر حضرات کی رائے یہ ہے کہ اس آیت مبارکہ میں "موتہ" کی ضمیر کتابی کی طرف راجع ہے اور معنی یہ ہے کہ جو کتابی سیدنا عیسیٰ علیہ الصلوۃ والسلام کو جھٹلاتے تھے، جب ان کے موت کا وقت قریب ہو گا تو وہ خروجِ روح سے پہلے ان پر ایمان لائیں گے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے بندے اور مریم کے بیٹے ہیں لیکن یہ ایمان ان کو فائدہ نہ دے گا کیونکہ حالتِ نزع میں ایمان لانا نفع بخش نہیں ہے۔[٥٧]

نزولِ عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق احادیث

قیامت کے قریب دجال کا نکلنا اور حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کا آسمان سے نازل ہونے کے واقعات امتِ مرحومہ کے آگے آنے والے تمام فتن اور واقعات میں سب سے اہم ہیں۔ اسی اہمیت کے پیشِ نظر امت پر سب سے زیادہ رحیم و شفیق رسول ﷺ نے ان واقعات کی تبیین و تعیین اور مسیحِ دجال اور مسیحِ عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کی علامات و نشانات بتلانے میں انتہائی تفصیل و توضیح سے کام لیا۔ سو سے زیادہ احادیث ہیں جو مختلف اوقات میں صحابہ کے مختلف مجامع میں مختلف عنوانات کے ساتھ بیان کی گئی ہیں۔ عیسیٰ علیہ السلام کے حالات وعلامات اور بوقتِ

نزول ان کی مکمل کیفیات کا اظہار فرمایا۔ یہ احادیث درجہ تواتر کو پہونچی ہوئی ہیں۔ اکابر محدثین نے ان کو متواتر قرار دیا ہے اور خبر متواتر سے جو چیز ثابت ہو اس کا قطعی اور یقینی ہونا تمام اہلِ عقل اور اہلِ ایمان کے نزدیک مسلم ہے۔

سیدنا یسوعِ مسیح کا آسمان سے اترنا قیامت کے بڑے بڑے علامات میں سے ہے۔ ایک حدیث میں ارشاد ہے کہ میرے اور عیسی کے درمیان کوئی نبی مبعوث نہیں ہوا اور بے شک وہ نازل ہوں گے جب تم ان کو دیکھو گے تو اس طرح پہچان لوگے کہ وہ ایک متوسط قد و قامت والے شخص اور سرخ وسفید رنگت والے شخص ہیں۔ زرد کپڑے زیبِ تن کئے ہوں گے۔ ان کے بالوں سے پانی ٹپکتا ہوا محسوس ہو گا اگرچہ وہ پانی سے گیلے نہ ہوں گے۔ لوگوں سے اسلام کی خاطر جہاد کریں گے۔ صلیب کو توڑ ڈالیں گے اور سور کو قتل کر دیں گے، جزیہ کو موقوف کر دیں گے۔ اللہ جل جلالہ اس کے زمانہ اسلام کے علاوہ سب ادیانِ باطلہ کو ختم کر دیں گے۔ دجال کو قتل کر دیں گے اور چالیس سال زندگی بسر کرنے کے بعد وفات ہوں گے۔ مسلمان ان پر نمازِ جنازہ پڑھیں گے۔ [۵۸]

قربِ قیامت میں دجال کا ظہور ہو گا وہ تمام لوگوں پریشان کرتا پھرے گا۔ وہ بڑا جادوگر ہے اپنے جادو کی کرتب دکھائے گا یہاں تک بارشیں برسائے گا، زمین سے فصلیں اگائے گا، لوگوں کے مرے ہوئے آباؤ واجداد کو اٹھائے گا اور یہ تمام کام لوگوں کو کفر میں داخل کرنے کے لیے کرے گا۔ وہ ہوا کی تیزی کی طرح کبھی مشرق کی طرف جائے گا تو کبھی مغرب کی طرف، کہ اتنے میں یسوعِ مسیح کا نزول ہو گا اور وہ دجال کی فتنہ کی سرکوبی کریں گے جیسا کہ ارشاد ہے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ عیسیٰ علیہ السلام کو نازل فرمائے گا۔ سیدنا عیسیٰ علیہ السلام دمشق کے شہر میں مشرق کی جانب سفید منارے پر اس حال میں اتریں گے کہ اپنے ہاتھ فرشتوں کے بازروؤں پر رکھے رزد رنگ کا لباس پہنے ہوئے ہوں گے جس سیدنا عیسیٰ علیہ السلام سر جھکائیں گے یا سر اٹھائیں گے تو اس سے موتی کی طرح (خوبصورت اور صاف وشفاف) پسینے کے بوندیں ٹپکیں گے۔ عیسیٰ علیہ السلام کے نزول کے بعد اس کی سانسوں کی بھاپ جس کا فر پر پڑے گی تو وہ اسی وقت ہلاک ہو گا اور اس کے سانسوں کا یہ اثر تا نظر پڑتی ہو گی۔ اس کے بعد عیسیٰ دجل کو تلاش کرنے کے لیے نکلیں گے اور تلاش کرتے کرتے اس کو لد کے دروازے پر پائیں گے جہاں پر اس کو قتل کر دیں گے۔ جو لوگ دجال (کے چال بازیوں اور گمراہی) سے بچیں ہوئے ہوں گے ان کے پاس سیدنا عیسیٰ علیہ السلام جلوہ افروز ہوں گے اور پیار ومحبت اور شفقت سے ان کے چہروں پر ہاتھ پھیریں گے اور انہیں جنت کی نعمتوں اور درجات کی خوشخبریاں سنائیں گے۔ اسی اثناء میں اللہ تعالیٰ اپنے ایسے بندے نکالیں گے کہ جن سے لڑنے کی طاقت کسی میں نہیں ہو گی جن کو یاجوج وماجوج کہا جاتا ہے۔ ان سے بچنے کے لیے سیدنا عیسیٰ علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے بندوں کو کوہِ طور پر لے جا کر پناہ لیں گے۔ یاجوج وماجوج ہر اونچائی سے نکلیں گے۔ ان کا پہلا جتّہ جس طبرستان کے دریا کو عبور کریں گے تو اس میں موجود سارے پانی کو پی جائیں گے۔ اس کے بعد جب پچھلے لوگ وہاں پہنچیں گے تو کہیں کہ اس دریا میں کبھی پانی بھی ہوا کرتا تھا۔ پھر چلتے چلتے بیت المقدس کے پہاڑ کے پاس پہنچیں گے جہاں کثرت سے درخت ہوں گے۔ وہاں پہنچ کر وہ کہیں کہ چلے زمین والوں کو صفایا کر دیا اب آسمان والوں کی باری ہے۔ تب وہ اپنے تیر آسمان کی جانب پھینکیں گے جہاں سے ان کے تیر اللہ تعالیٰ کی قدرت سے خون آلود واپس لوٹیں گے اور وہ سمجھ جائیں گے کہ ہم نے آسمان والوں کو بھی خاتمہ کر دیا۔ سیدنا عیسیٰ علیہ السلام اور ان کے ساتھی پہاڑ میں محبوس ہوں گے اور کھانے پینے کی چیزوں کی ایسی قلت ہو جائے گی کہ بیل کی سری کی قیمت سو اشرفیوں سے زیادہ ہو گی۔ اس کے بعد سیدنا عیسیٰ علیہ السلام اور ان کے ساتھی اللہ تعالیٰ بارگاہ میں گڑ گڑا کر دعائیں گے تو اللہ تعالیٰ یاجوج وماجوج پر گردن میں کیڑے کی صورت میں عذاب مسلط فرمائیں گے جس سے وہ سب یکبارگی ہلاک ہو جائیں گے۔ اس کے بعد سیدنا عیسیٰ (علیہ السلام) اپنے ساتھیوں کو لے کر زمین پر اتریں گے جہاں پر اتنی گندگی اور تعفن پھیلا ہوا ہو گا کہ بالشت بھر جگہ بھی خالی نہ ہو گی یعنی ہر طرف یاجوج وماجوج کی لاشیں پڑیں ہو گی۔ تنگ آکر عیسیٰ (علیہ السلام) اور اس کے مسلمان ساتھی اللہ جل شانہ کے حضور میں دعا کریں گے جس پر اللہ تعالیٰ بختی اونٹوں کی طرح بڑے بڑے گردنوں والے پرندوں کو بھیج دیں گے جو یاجوج

وماجوج کی لاشوں کو اٹھا کر کہیں دور جہاں اللہ تعالیٰ کو منظور ہو گا، پھینک دیں گے۔ پھر اللہ جل شانہ بارانِ رحمت برسائیں گے جو ہر مٹی اور بالوں والے گھر پر برسے گا جس سے ساری زمین دُھل جائے گی۔ زمین اللہ تعالیٰ کے امر سے اپنی برکتیں نکال دے گی۔ ایسی برکتیں ہو گی کہ پوری جماعت کے لیے ایک انار کافی ہو گی اور اس کے چھلکے کے سائے وہ بیٹھے ہوں گے۔ دودھ میں اتنی برکت ہو گی کہ ایک اونٹنی کا دودھ بڑی جماعت کے لیے کفایت کرے گے۔ ایک گائے کا دودھ ایک برادری کے لیے کافی ہو گی اور ایک بکری کا دودھ ایک گھرانے کے لیے کفایت کرے گی۔ اسی اثناء میں اللہ جل شانہ ہوا بھیج دیں گے جو ان کے بغلوں کے نیچے گُھس جائے گی جس کے اثر ہر مسلمان اور مؤمن روح قبض ہو جائے گی اور بد ذات اور بُرے لوگ باقی رہ جائیں گے جو آپس میں گدھوں کی طرف (کھلم کھلا) زنا کا ارتکاب کریں گے اور انہیں (بدبخت) لوگوں پر قیامت برپا ہو گی۔ [۵۹]

دجال کی آمد سے پہلے مسلمانوں کو شدی جنگوں اور لڑائیوں کا سامنا ہو گا یہ لڑائیاں مسلمانوں اور عیسائیوں کے درمیان ہو گی، اسی اثناء میں عیسیٰ علیہ السلام کا نزول ہو گا جیسا کہ حدیث میں ہے کہ قیامت اس وقت تک قائم نہ ہو سکے گی جب تک کہ رومی عیسائیوں کا لشکر جرار مقامِ اعماق میں یا مقامِ دابق میں اترے گا۔ پھر مدینہ میں ایک لشکر سرزمین پر سب سے بہترین انسان کے خلاف نکلے گا۔ جب یہ دونوں لشکر ایک دوسرے کے مقابلے کے لیے صفیں باندھیں گے تو عیسائی کہیں گے: تم لوگ ان (مسلمان) لوگوں سے الگ ہو جاؤ جنھوں نے ہماری لڑکیوں اور لڑکوں کو اسیر بنا کر غلام اور لونڈیاں بنادی ہیں۔ ان کے جواب میں مسلمان کہیں گے: اللہ تعالیٰ کی قسم ایسا نہیں ہو سکتا کہ ہم اپنے بھائیوں کو بے یار و مددگار چھوڑ دے۔ اس کے بعد اتنی خطرناک لڑائی ہو گی جس سے مسلمانوں کی تہائی آدمی بھاگ جائیں گے۔ اللہ تعالیٰ ان بھاگنے والوں کا توبہ کبھی قبول نہ فرمائیں گے اور تہائی آدمی لڑتے لڑتے شہید ہو جائیں گے جو افضل شہداء میں شمار ہوں گے اور ایک تہائی مسلمانوں کو اللہ تعالیٰ کے حکم سے فتح و کامرانی نصیب ہو گی۔ یہ لوگ کبھی فتنے میں مبتلا نہ ہوں گے۔ پھر عیسائیوں کے قبضے سے قسطنطنیہ چھڑا کر فتح کر لیں گے اور غنیمتیں تقسیم میں مشغول ہوں گے کہ اسی اثناء میں شیطان اونچی آواز سے پکارے گا کہ واپس جاؤ تمہارے پیچھے دجال نکل پڑا ہے۔ مسلمان جلدی میں سب کچھ چھوڑ چھاڑ نکلیں گے حالانکہ یہ خبر جھوٹ پر مبنی ہو گی۔ مسلمان واپس آتے ہوئے جب ملکِ شام میں پہنچیں گے تو حقیقت میں دجال کو خروج ہو گا جس سے لڑنے کے لیے مسلمان تیاری میں لگ جائیں گے اور نماز پڑھنے کے لیے صف آراستہ ہوں گے۔ عین اسی وقت سیدنا عیسیٰ (علیہ السلام) آسمان سے نازل ہوں گے۔ وہ امام بن کر نماز پڑھائیں گے۔ نماز کے بعد دجال کی تلاش میں نکل کھڑے ہوں گے۔ عیسیٰ علیہ السلام کو دیکھ دجال خوف کے مارے خود بخود پگھلنا شروع ہو جائے گا جیسے پانی میں نمک پگھل جاتی ہے۔ اگر عیسیٰ (علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ و السلام اس کو چھوڑ دے تو خود بخود ہی ہلاک ہو جائے لیکن اللہ سبحانہ وتعالیٰ اس کو عیسیٰ (علیہ السلام) کے (مبارک) ہاتھوں قتل کروائے گا۔ عیسیٰ علیہ السلام اس کو قتل کرنے کے بعد خون آلود نیزہ لوگوں کو دکھلانے کے واسطے ہوا میں لہرائیں گے۔ [۶۰]

جس زمانہ سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کا نزول ہو گا اس زمانہ میں مال و دولت کی فراوانی ہو گی اور دین کی طرف رجحان زیادہ ہو گا۔ لوگ دین کو دنیا اور اس کی زیب وزینت پر ترجیح دیں گے۔ اس کے متعلق ارشاد نبوی ﷺ ہے:

> "رسول کریم ﷺ نے فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے قبضے میں میری روح ہے۔ عنقریب ابن مریم تمہارے درمیان عدل وانصاف کرنے والے اتریں گے، پس وہ صلیب کو توڑ دیں گے، خنزیر کو قتل کریں گے، جزیہ ختم کر دیں گے، مال اتنا زیادہ ہو جائے گا کہ کوئی اسے قبول کرنے کے لیے تیار نہ ہو گا اور ایک سجدہ دنیا ومافیھا سے بڑھ کر ہو گا پھر سیدنا عیسی علیہ السلام نے فرمایا: اگر چاہو تو پڑھ لو "کوئی کتابی ایسا نہیں جو اس کی موت سے پہلے ان پر ایمان نہ لے آئے گا۔" [۶۱]

ایک حدیث میں ہے "کہ اس زمانے میں دینِ اسلام کے علاوہ تمام ادیان ختم ہو جائیں گے، اللہ جل جلالہ مسیح دجال کو ہلاک کر دیں گے اور سارے زمین میں امن وامان ہو جائے گا یہاں تک کہ درندے اور اونٹ، چیتے اور گائے اور بھیڑئے اور بکریاں ایک ساتھ چریں گے، بچے اور جوان سانپوں کے ساتھ کھیلیں گے اور ایک دوسرے کو کوئی نقصان نہیں پہنچائیں گے، پس اللہ تعالیٰ کو جتنا منظور ہو گا وہ اس زمین میں رہیں گے پھر وہ وفات ہوں گے اور مسلمان اس کا جنازہ پڑھا کر اسے دفنادیں گے۔"[٦٢] عبد اللہ بن سلام رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ سیدنا محمد ﷺ اور سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کی صفات تورات میں بیان ہوئی ہیں اور یہ کہ عیسیٰ (علیہ السلام) آپ کے ساتھ ہی اس حجرے میں دفن کئے جائیں گے۔[٦٣] ابو مودودؒ فرماتے ہیں کہ اس کمرے میں ایک قبر کی جگہ خالی ہے۔[٦٤]

اس امت کو اللہ تعالیٰ نے اونچا مقام عطا فرمایا جس کا اقرار سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کریں گے۔ ایک حدیث میں ہے:

"میری امت میں سے ایک جماعت حق کے لیے ہمیشہ لڑتا رہے گا، قیامت کے دن تک وہ غالب رہیں گے۔ پھر سیدنا عیسیٰ بن مریم علیہ السلام اتریں گے، تو ان کا امیر کہے گا: آیئے ہمیں نماز پڑھایئے۔ وہ کہیں گے: نہیں، تم ایک دوسرے پر حاکم ہو یہ وہی بزرگی ہے جو اللہ تعالیٰ نے اس امت کو عطا فرمائی ہے۔"[٦٥]

"کیف أَنْتُمْ إِذَا نَزَلَ ابْنُ مَرْيَمَ فِيكُمْ وَأمامكُمْ منكم؟"[٦٦]

"تمہار کیا حال ہو گا جب ابن مریم تم لوگوں میں اتریں گے اور تمہارا امام تم میں سے ہو گا۔"

تصور نزول مسیح کے متعلق اجماع

ذیل میں چند عبارتیں پیش کی جاتی ہیں جن سے معلوم ہوتا ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام کا جسد عنصری کے ساتھ نزول اور پھر قیامت کے قریب نزول امت محمد کا اجماعی عقیدہ ہے یہ امت چودہ سول پہلے سے ایک عقیدہ پر چلی آرہی ہے۔ علامہ سفارینیؒ فرماتے ہیں: سیدنا عیسی علیہ السلام کے نزول پر اجماع منعقد ہو چکا ہے اور اہل شریعت میں سے کسی نے بھی اس کی مخالفت نہیں کی البتہ فلاسفہ اور ملحدین نے اس سے انکار کیا ہے لیکن ان کے انکار کا کوئی اعتبار نہیں ہے کیونکہ اس بات پر اتفاق منعقد ہو چکا ہے کہ وہ اتریں گے، شریعت محمد یہ ﷺ کے مطابق فیصلے فرمائیں گے، وہ کوئی مستقل شریعت لے کر نہیں آئیں گے اگرچہ وہ نبوت کے ساتھ متصف ہوں گے ان کی عبارت ذیل میں ملاحظہ ہو:

"امام الاجماع فقداجمعت الامة علی نزوله و لم یخاف فی احداهل الشریعة وانما انکرالفلاسفةوالملاحدة ممالایعتدبخلافه"[٦٧]

"امت کا سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کے دوبارہ نازل ہونے پر اتفاق ہے اور شریعتِ اسلامی والوں میں سے کسی نے اس میں سر مو اختلاف نہیں کیا البتہ فلاسفہ اور دہریوں نے جن کا اختلاف قابل اعتبار نہیں ہے اس سے انکار کیا ہے۔

"حَیَاۃ المَسیحِ بجسمه اِلَی الیَومِ وَنُزُولُه مِنَ السَّمَاءِ بِجِسمِه العَنصَرِی مِمَّااجمَعَ عَلَیهِ الاُمَّةُ وَتَوَاتَرَ بِهِ الاَحَادِیثُ"[٦٨]

"سیدنا مسیح کا اپنے جسم عنصری کے ساتھ آج تک زندہ رہنا اور اسی جسمِ عنصری کے ساتھ آسمان سے نازل ہونا ان عقائد میں سے ہے جن پر امت متفق ہیں اور جس کے بارے میں احادیث متواتر ہیں۔

"وَالاِجماعُ عَلَی اَنَّهُ حَی فِی السَّمَاءِ یَنزِلُ وَیَقتلُ الدَّجَّالَ وَیُؤَیِّدُ الدِّینَ"[٦٩]

”اور اس امر پر اجماع ہے کہ وہ آسمان میں زندہ ہیں۔ وہ نازل ہوں گے اور دجال کو ہلاک کریں گے اور دین کو تقویت بخشیں گے۔“

حجاز کے علماء کرام فرماتے ہیں:

”ذهب أهل السنة والجماعة إلى أن المسيح عيسىٰ عليه الصلوة والسلام لم يزل حياً، وأن اللّٰه رفعه إلى السماء وأنه سينزل آخر الزمان عدلاً يحكم بشريعة نبينا محمد صلى الله عليه وسلم ويدعوا إلى ماجاء به من الحق،وعلى ذلك دلت نصوص القرآن والأحاديث الصحيحة“[70]

”اہل سنت والجماعت کامذہب یہ ہے کہ مسیح عیسی علیہ السلام زندہ ہے۔اللہ تعالیٰ نے اس کو آسمان میں اٹھالیاہے۔ آخری زمانے میں اتریں گے اور ہمارے نبی کی شریعت کے مطابق انصاف سے فیصلہ کریں گے اور آپ کی شریعت کی طرف دعوت دیں گے،اسی پر قرآن اور صحیح احادیث کی نصوص دلالت کرتی ہیں۔“

حسن بصریؒ نے ایک مرسل روایت نقل کیاہے کہ نبی کریم ﷺ نے یہود سے فرمایا:” بے شک عیسیٰ علیہ السلام کو مرے نہیں ہے (بلکہ وہ زندہ ہیں)اور وہ قیامت سے قبل تمہاری طرف لوٹ کر ضرور آئیں گے۔“[71] امام قرطبی لکھتے ہیں کہ درست اور صحیح بات یہی ہے کہ اللہ جل شانہ نے عیسیٰ علیہ السلام کو موت اور نیند کے علاوہ زندہ وسلامت آسمان پر اٹھایاہے جیسا کہ حسن بصریؒ اور ابن زید دونوں نے کہاہے کہ اور اسی تفسیر کو اختیار کیا۔اور یہی تفسیر صحیح سند کے ساتھ ابن عباس سے مروی ہے۔[72]

امام مجاہد فرماتے ہیں کہ روح اللہ علیہ السلام کی مشابہت جس شخص(جو حوارین میں سے تھا) پر ڈالی گئی اسے صلیب پر چڑھایادیا گیااور اللہ جل شانہ نے عیسیٰ علیہ السلام کو صحیح وسالم اور زندہ آسمان پر اٹھالیا۔[73]

امام حسن بصریؒ کہتے ہیں کہ اللہ تبارک وتعالیٰ کی قسم یسوعِ مسیح اللہ جل جلالہ کے پاس اب بھی بقیدِ حیات ہیں۔ جب زمین پر ان کا نزول ہوگا،اس زمانے میں کتابیوں میں سے کوئی بھی اپنے قدیم دین پر باقی نہیں بچے گا جو عیسیٰ علیہ السلام پر ایمان نہ لائے۔ آپ سے جب بھی اذقال اللہ یعیسیٰ انی متوفیک آیت کی تفسیر پوچھی جاتی تو آپ فرماتے ہیں:اللہ تعالیٰ نے ان کو اپنے پاس زندہ اٹھالیاہے اور قیامت سے پہلے آپ علیہ السلام کو آسمان پر سے اس حیثیت سے نازل فرمائے گا کہ ہر انسان خواہ نیک ہو یا بد، عیسیٰ علیہ السلام پر ایمان لائے گا۔ امام قتادہ اور عبدالرحمٰن وغیرہ بہت سے مفسرین کا یہی فیصلہ ہے اور یہی تفسیر بالکل ٹھیک ہے۔[74]

حافظ ابن حجر فرماتے ہیں:

”اتفق اصحاب الاخبار والتفسير على ان عيسىٰ رفع ببدنه حيا“[75]

”اہل حدیث یعنی محدثین کرام اور اہل تفسیر یعنی مفسرین عظام اس امر پر متفق ہیں کہ عیسیٰ علیہ السلام اپنے بدن سمیت زندہ آسمان پر اٹھائے گئے ہیں۔“

تقابلی جائزہ

یہودیت،عیسائیت اور اسلام میں نزولِ مسیح کا تصور پایا جاتاہے البتہ یہودی جس مسیح کے انتظار میں ہے وہ دجال ہے کیونکہ وہ سرے سے سیدناعیسیٰ علیہ السلام کو نبی نہیں مانتے بلکہ ان کی ماں پر بہتان اور الزام تراشیاں کرتے ہیں۔ اس لیے وہ سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کو مسیح موعود کو

ماننے کے تیار نہیں ہے بلکہ وہ وہ کہتے ہیں کہ مسیح موعود آل داؤد میں سے ہو گا جو قربِ قیامت میں ظہور پذیر ہو کر تمام یہود کو بیت المقدس میں جمع کرے گا اور دوسرے ادیان والوں سے لڑنے کے لیے فوج بنائے گا۔ درحقیقت یہی شخص کو مسیح سمجھتے ہیں وہ دجال ہو گا جو تمام فساد و برائی اور خرابی کی جڑ ہے جس کے شر سے تمام انبیائے کرام سابقین اپنی اپنی امتوں کو ڈراتے آئے ہیں۔ دجال دائیں آنکھ سے کانا ہو گا۔ طرح طرح کے مافوق الفطرت اور خرقِ عادت امور قوتوں کا مالک ہو گا اور نبوت و خدائی کا دعویٰ کرے گا۔ اس کی سواری اسے آناً فاناً دنیا کے ایک کونے سے دوسرے کونے تک پہنچادے، وہ مردوں کو زندہ کرے گا، جب چاہے گا بارش برسائے گا، جب بولے گا تو سازی دنیا سن لے گی۔ زراعت اور غذائی پیداوار پر اس کو کنٹرول حاصل ہو گا، اس کے پاس جنت اور جہنم ہوں گے، جو اس کو تسلیم کرلے گا اور اس پر ایمان لئے گا ان کو جنت میں داخل کردے گا جو درحقیقت جہنم ہو گی اور جو اس پر ایمان نہ لائے اس کو جہنم میں پھینک دے گا جو کہ درحقیقت جنت ہو گی۔ وہ اسی خرمستیوں میں مشغول ہو گا کہ اللہ تعالیٰ عیسیٰ علیہ اسلام کو نازل فرمائیں گے اور ان کے ہاتھوں دجال کی کا خاتمہ ہو گا۔[٧٦]

عیسائیوں کا عقیدہ مسیح موعود کے نزول میں مسلمانوں کی طرح ہے کہ وہ نزول مسیح کے قائل ہیں البتہ مسلمانوں کے ساتھ ان کا اختلاف اس بات میں ہے کہ وہ سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کے موت کے قائل ہیں۔ ان کے نزدیک مسیح کو سولی دی گئی ہے اور قبر میں تین دن رہنے کے بعد دوبارہ زندہ ہوئے اور اس کے بعد آسمانوں پر اٹھالئے گئے جہاں وہ زندہ ہیں۔

قرآن و سنت کی روشنی میں ہم ثابت کرچکے ہیں کہ سیدنا عیسیٰ علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے برگزیدہ بندے اور اولوا العزم پیغمبر ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ان کو بنی اسرائیل کی راہنمائی کے لیے مبعوث کیا تھا۔ ان کو آسمانی کتاب انجیل اور معجزات دی گئی تھی، لیکن یہودیوں نے ان کو ہر طرح سے ستایا اور ان کے قتل کے درپے ہوئے جس پر اللہ تعالیٰ نے ان کو آسمانوں پر اٹھالیا اور یہودیوں نے ان کے شبیہ کو قتل کیا۔ قرب قیامت میں دوبارہ دمشق کے مشرقی کنارے منارہ بیضاء پر اتریں گے اور دجال کو قتل کریں گے۔ اس زمانہ میں جزیہ کا حکم ساقط ہو گا اور صرف دو صورتیں باقی رہ جائے گی کہ یا تو اسلام قبول کرلو یا جہاد کے لے تیار ہو جاؤ۔ دین اسلام کے مطابق عمل کریں گے اور اسی دین و شریعت کی تکمیل کے جہاد کریں گے اور تمام عیسائی آپ پر ایمان لائیں گے۔ چالیس سال کے بعد وفات ہو گی اور حجرہ عائشہ رضی اللہ عنہا میں نبی کریم اور شیخین کے ساتھ مدفون ہوں گے۔

خلاصہ بحث

قرآن و سنت اور اجماعِ امت کی روشنی مسلمانوں کا عقیدہ ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام کو زندہ آسمان پر اٹھالیا گیا ہے اور قیامت کے قریب دوبارہ زمین پر اتریں گے، عدل و انصاف قائم کریں گے اور دینِ محمدی کی ترویج و اشاعت کریں گے، قربِ قیامت کا سب سے بڑا فتنہ دجال کا خاتمہ انہی کے ہاتھوں ہو گا۔ دینِ عیسوی میں بھی نزولِ عیسیٰ علیہ السلام کا تصور موجود ہے کیونکہ انجیل میں اس کا تذکرہ بار بار آیا ہے، البتہ دینِ اسلام اور دین عیسوی میں رفعِ عیسیٰ کے متعلق اختلاف پایا جاتا ہے، عیسائیوں کا عقیدہ ہے کہ ان کو یہود نے سولی دے کر قتل کیا تھا اور دوبارا زندہ ہو کر آسمان پر اٹھالیے گئے ہیں جب کہ قرآن و سنت کے واضح دلائل اس بات پر شاہد ہے کہ یہود اپنے مذموم مقصد میں کامیاب نہیں ہوئے تھے۔ دوسری طرف یہودیوں کے ہاں بھی نزول مسیح کا عقیدہ موجود ہے لیکن وہ دجال کو مسیح سمجھتے ہیں جو مصیبتوں کا خاتمہ کرے گا دینِ یہودیت کی سربلندی کے لیے لڑے گا۔ اس کے پاس تمام یہودی خواہ زندہ ہو یا مردہ، بیت المقدس میں جمع ہو کر اس کے لشکر میں شامل ہوں گے اور یہودیوں کے علاوہ تمام ادیان والوں سے لڑیں گے۔

حواشی وحوالہ جات

[1] ابن منظور، محمد بن مکرم،لسان العرب(بیروت: دارصادر،طبع ثالث،١٤١٤ھ)ج:١،ص:٣٦١

[2] **القرآن الکریم،سورۃ المائدۃ،٦**

[3] **القرآن الکریم،سورۃ ص،٣٣**

[4] جزری،ابن الاثیر،محمد بن محمد، النہایة فی غریب الحدیث(بیروت:المکتبة العلمیة،١٣٩٩ھ/١٩٧٩ء) ج:٤،ص:٣٢٧

[5] دمامینی،بدر الدین، مصابیح الجامع،کتاب العمرة ،باب متی یحل المعتمر(قطر: وزارة الاوقاف والشئون، ١٤٣٠ھ) حدیث نمبر١٧٩٦، ج:٤،ص:٢٢٩

[6] سیوطی،عبدالرحمٰن،المعجم الصغیر وزیادته(بیروت: دار الکتب العلمیة،طبع ثانیه،١٤٢٥ھ/٢٠٠٤)حدیث نمبر٥٣٠٩ **البانی نے اس حدیث کو صحیح قرار دیا ہے**ص: ٥٣٠

[7] ازهری،محمد بن احمد، تهذیب اللغة(بیروت:دار احیاءالتراث العربي، طبع اول،٢٠٠١ء)ج:۴،ص:٢٨٨

[8] ابن الاثیر،النهایة في غریب الحدیث(بیروت: دار الکتب العلمیة،١٣٩٩ھ/١٩٧٩ء)ج:٤،ص:٣٢٧

[9] انباري، محمد بن قاسم،الاضداد(بیروت:المکتبة العصریه، ١٤٠٧ھ/١٩٨٧ء)ج:١،ص:٣٦١

[10] **استثنیہ،۱۸:۱۵**

[11] **اشعیاء۵:۵۳**

[12] **سٹیفن بشیر،تالمود(گوجرانوالہ:مکتبہ عناویم،سادھوکي)۴:۲**

[13] **زکریا،۴:۱۳**

[14] **اشعیاء۱:۶۶**

[15] **حزقیل،۵:۳۷**

[16] الدکتور محنمد جواد، موسوعة الفرق المنتسبه للاسلام(بیروت مجمع البحوث الاسلامیة،٢٠٢٠ء)،ج٦،ص٥٧

[17] رمضان دسوقي، جهود علماء المسلمین في نقد الکتاب المقدس من القرن الثامن الهجري الي العصر الحاضر،عرض ونقد،**ص۲۰۴**

[18] قشیري، مسلم بن حجاج، صحیح مسلم،کتاب الفتن واشراط الساعة،باب ذکر ابن صیاد،**حدیث نمبر۲۹۲۷**

[19] قرطبي،محمد بن احمد قرطبي، الجامع لاحکام القرآن(قاهرة: دار الکتب المصریه،طبع دوم،١٣٨٤ھ/ ١٩٦٤ء) ج٦،ص٩

[20] **رضي الدین سید،معرکہ عظیم(کراچي:نیشنل اکیڈمي آف اسلامک ریسرچ کراچي،۲۰۰۵ء)ص:۱۱**

[21] محمد اسماعیل مقدم، دروس (مرقم:١٠٦)(قاهرة:دار الکتب الاسلامي، سطن) ج٨،ص١٠

[22] ابو یعلي الموصلي،مسند ابي یعلي،مسند انس بن مالک،حدیث نمبر٣٦٣٩۔ **بعض حضرات نے اس حدیث کو صحیح کہا جیسا کہ حافظ ابن حجر اور بعض نے محمد بن مصعب کي وجہ سے اس کي تضعیف کي ھے۔**

[23] امام مسلم بن حجاج، صحیح مسلم،کتاب الفتن واشراط الساعة،باب في بقیة من احادیث الدجال،حدیث نمبر ٢٩٤٤

[24] **اشعیاء۹:۶**

[25] **رضي الدین سید، معرکہ عظیم(کراچي:نیشنل اکیڈمي آف اسلامک ریسرچ،اشاعت ششم۲۰۰۷ء)ص ۱۳**

[26] **گھمن، محمد الیاس، عیسیٰ علیہ السلام کا مقدمہ عیسائي عدالت میں(پاکستان:انٹرنیشنل ختم نبوت موومنٹ،۲۲فروري۲۰۱۱ء)ص:۱۶۵**

[27] **انجیل متي،باب۴**

[28] **رسولوں کے اعمال،۹:۱**

[29] رسولوں کے اعمال،۱۹:۳
[30] مرقس،۱۹:۱۶
[31] عہد قدیم سفر دانیال،۱۳:۷
[32] یوحنا،۲۰:۱۷
[33] یوحنا۲۴:۳۰
[34] مرقس ۲:۱-۲
[35] لوقا،۲۳:۴۶
[36] القرآن الکریم،سورۃ النساء،۵۹
[37] القرآن الکریم،سورۃ النساء۱۷۱
[38] القرآن الکریم،سورۃ مریم۱۹:۳۴
[39] القرآن الکریم،سورۃ مریم،۲۹تا۳۱
[40] القرآن الکریم،سورۃ آل عمران ۴۲-۴۳
[41] صحيح بخاري،كتاب فضائل الصحابه،باب فضل عائشة رضي الله عنها،حديث نمبر۳۷۶۹
[42] القرآن الکریم،سورۃ آل عمران۴۹
[43] صحيح بخاري، كتاب احاديث الانبياء،باب قول تعالي"وهل اتٰک حديث موسي"،حديث نمبر۳۳۹۴
[44] ابو يعلي الموصلي،مسند ابي يعلي،مسند انس بن مالک،حديث نمبر۳٦۳۹۔بعض حضرات نے اس حدیث کو صحیح کہا جیسا کہ حافظ ابن حجر اور بعض نے محمد بن مصعب کی وجہ سے اس کی تضعیف کی ہے۔
[45] شمس الدين،محمد بن احمد سفاريني،لوامع الانوار البهيه وسواطع الاسرار الاثريه(دمشق:مؤسسة الخافقين ،طبع دوم،۱٤۰۲ھ/۱۹۸۲ء) ج۲،ص۹٤
[46] القرآن الکریم، سورۃ النساء۱۵۸
[47] رازي، ابن ابي حاتم ،عبد الرحمٰن بن محمد،تفسير القرآن العظيم(السعودية:مكتبه نزار مصطفيٰ الباز،طبع سوم، ۱٤۱۹ ھ)ج:۲،ص:٦٦۱
[48] ابن كثير،اسماعيل بن عمر،تفسير القرآن العظيم(بيروت:دار طيبة للنشر والتوزيع،طبع دوم،۱٤۲۰ھ/۱۹۹۹ء) ج:۲،ص:٤٦
[49] ابن سعد، محمد بن سعد، الطبقات الكبريٰ(بيروت:دار الكتب العلمية ،طبع اول،۱۴۱۰ھ/۱۹۹۰ء) ج:۲،ص:۲۷۸
[50] القرآن الکریم، سورۃ آل عمران۵۵
[51] خزائن،جلد۱۷،ص:۹۰
[52] القرآن الکریم،سورۃ البقرۃ۲۸۱
[53] سورۃ النحل۱۴:۱۱۲
[54] مسلم بن حجاج قشيري،صحيح مسلم،كتاب الايمان، باب نزول عيسي بن مريم حاكما بشريعة نبيا محمدﷺ، حديث نمبر۲۴۵
[55] شمس الدين سفاريني، لوامع الانوار البهيه وسواطع الاسرار الاثريه،ج۲،ص۹۴
[56] هرري،محمد امين،الكوكب الوهاج شرح صحيح مسلم بن حجاج،ج:۴،ص:۱۰۰
[57] نووي،محي الدين يحي بن شرف،المنهاج شرح مسلم بن الحجاج(بيروت:دار احيا ء التراث العربي) ج:۲،ص:۱۹۱
[58] سنن ابي داود،كتاب الملاحم،باب خروج الدجال،حديث نمبر۴۳۲۴ یہ حدیث صحیح ہے۔
[59] صحيح مسلم،كتاب الفتن واشراط الساعة،باب ذكر الدجال،حديث نمبر۷۳۷۳
[60] صحيح مسلم،كتاب الفتن واشراط الساعة،باب في فتح قسطنطنيه وخروج الدجال ونزول عيسيٰ ابن مريم،حدیث نمبر۷۲۷۸

[٦١] محمد بن اسماعیل بخاري،صحیح بخاري،کتاب الانبیاء، باب نزول عیسي بن **مریم،حدیث نمبر۳۶۲۴**-مسلم بن حجاج قشیري،صحیح مسلم،کتاب الایمان ،باب نزول عیسي بن مریم حاکما،حدیث نمبر۲۶۴

[٦٢] امام احمد بن حنبل، مسند احمد،مسند ابي هریره،حدیث نمبر۹٦۳۲، **یہ حدیث صحیح ہے لیکن اس سند میں قتادہ اور عبد الرحمٰن بن آدم کے درمیان انقطاع ہے۔**

[٦٣] ابو عیسي ترمذي،سنن ترمذي،ابواب المناقب،باب بلا ترجمة الباب،حدیث نمبر۳۶۱۷،**امام ترمذي فرماتے ھیں کہ یہ حدیث حسن غریب ہے۔**

[٦٤] **ایضاً،ج٦،ص۱۲**

[٦٥] مسلم بن حجاج قشیري،صحیح مسلم،کتاب الایمان، باب نزول عیسي بن مریم حاکما بشریعة نبیا محمدﷺ، حدیث نمبر۲۴۷

[٦٦] ایضاً،حدیث نمبر۲۴۵

[٦٧] سفاریني،محمد بن احمد،العقیدة السفارینیة(ریاض: مکتبة اضواء السلف،طبع اول،۱۹۹۸ء)ص:۸۵

[٦٨] ابوحیان،محمد بن یوسف،البحر المحیط(بیروت:دار الفکر، طبع اول،۱۴۲۰ھ)ج:۳،ص:۱۷۱

[٦٩] ابن جریر،محمد، جامع البیان في تاویل القرآن(بیروت: مؤسسة الرسالة، طبع اول، ۱۴۲۰ھ/۲۰۰۰ء) ج:۶،ص:۴۶۵

[٧٠] جریسي،خالد عبد الرحمٰن،فتاوي علماء البلد الحرام(ریاض:مؤسسة الجریسي للتوزیع والاعلان،سطن)**ص:۴۶۰**

[٧١] ابن ابي حاتم رازي،عبد الرحمٰن بن محمد،تفسیر القرآن العظیم،**ج:۲،ص:۶۶۱**

[٧٢] قرطبي،محمد بن احمد،الجامع لاحکام القرآن، **ج:۴،ص:۹۹**

[٧٣] ابو الحجاج مجاھد بن جبیر،تفسیر مجاھد،دار الفکر الاسلامي الحدیثة،مصر،طبع اول،۱۴۱۰ھ/۱۹۸۹ء، ج:۱ ص:۲۹۶

[٧٤] ابن کثیر،اسماعیل بن عمر،تفسیر القرآن العظیم،**ج:۲،ص:۴۶**

[٧٥] ابن حجر،احمد بن علي عسقلاني،التلخیص الحبیر(بیروت:دار الکتب العلمیة، طبع اول،**۱۴۱۹ھ /۱۹۸۹ء)ص:۳۱۹**

[٧٦] صحیح مسلم ،کتاب الفتن واشراط الساعة،باب في فتح القسطنطنیه وخروج الدجال ونزول عیسي بن مریم، حدیث۲۸۹۷